اصغری نے کہا۔ صلاح اور ہوتی ہے اور دل کی خواہش اور ہوتی ہے۔ دل کی خواہش تو یہی تھی کہ تم یہاں رہو۔ گھر کا انتظام صرف تمہارے دم سے ہے۔ آخر گھر میں کوئی مرد بھی چاہیئے۔ اور صلاح پوچھو تو جانا مناسب ہے۔ جب ایک حاکم خود بے کہے تم کو ساتھ لئے جاتا ہے تو ضرور اپنی جگہ پہنچ کر بہت سلوک کرے گا۔

محمدؐ کامل نے کہا۔ پانچ روپے کے واسطے کیا دو تین سو کوس کا سفر کروں؟ میرا دل جانے کو نہیں چاہتا وہ مثل ہے (گھر کی آدھی نہ باہر کی ساری)

اصغری نے کہا۔ یوں تم کو اختیار ہے لیکن ایسا موقع تقدیر سے ملا ہے پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ اور سفر کون نہیں کرتا۔ ہمارے ابّا تمھارے ابّا دیکھو! ان لوگوں نے عمریں سفر میں تیر کر دیں اور بالفعل پانچ سُن لئے گئے۔ پیچھے دیکھو گے کتنے پانچ ہیں اور اگر نہیں جاتے تو پھر دس روپے سے بیدلی مت ظاہر کرو۔

محمدؐ کامل نے کہا تو یہاں کی نوکری کو استعفا دے جاؤں اور فرض کیا کہ وہاں کچھ صورت نہ ہوئی تو اُدھر سے بھی گیا اور ادھر سے بھی گیا۔

اصغری نے کہا۔ اوّل تو یہ فرض کرنا کہ وہاں کچھ صورت نہ نکلے خلافِ عقل ہے۔ جمیس صاحب اتنا بڑا حاکم اور تم کو کام دینا چاہے اور صورت نہ نکلے۔ میری سمجھ میں تو نہیں آتا اور پھر استعفا کیوں دو۔ مہینہ

UNIVERSITÄTS-
BIBLIOTHEK
HEIDELBERG
http://digi.ub.uni-heidelberg.de/diglit/ahmad1949/0193
© Universitätsbibliothek Heidelberg
gefördert durch die DFG